روزنامہ الفضل
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 9 دسمبر 2004ء 26 شوال 1425ہجری 9 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 277

ٹھاٹھیں مارتا سمندر

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
میرے سامنے گزشتہ امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ چھوٹا سا گروہ ہے کسی کے ساتھ ایک دو آدمی ہیں اور کسی کے ساتھ کوئی بھی نہیں پھر ایک انبوہ عظیم حضرت موسیٰؑ کی امت کا دکھایا گیا۔ پھر میں نے ایک افق سے دوسرے افق تک لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیکھا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ میری امت ہے۔ ان میں ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بغیر حساب اور باز پرس کے جنت میں داخل ہوں گے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنة حدیث نمبر 6059)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر **اللھم صل علیٰ محمد** کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا (۔) (خدا اور اس کے فرشتے اس نبی کریمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وے لوگو جو ایماندار ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو)۔ (الاحزاب: 57)

کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آ گیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا (۔) (اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) (الاعراف: 159)

کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں۔ اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے، مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے، وہ سنتا ہے۔ جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ معمولی لفظ تھے، تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام کو یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے جس کو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ، تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو۔ یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا۔ جو محمدؐ کہلایا۔ یہ دادِ الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کونسا ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ (۔) (میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو۔ یہ کام نہیں نکل سکتا۔ رسول اللہؐ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی ہیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں تا کہ بالقوۃ باتیں بالفعل میں بھی آ جاویں۔

(ملفوظات جلد اول ص 421)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پونے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
''پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف ......اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔''

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

باورچی کی فوری ضرورت

دارالضیافت ربوہ میں ایک ماہر باورچی کی ضرورت ہے۔ جو ہر قسم کے پاکستانی، انگریزی اور چائنیز کھانے پکانے کا ماہر ہو اپنے تجربہ کی اسناد اور امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ فون 212479)

مشعل راہ

جماعت احمدیہ کی طاقت کا راز تقویٰ میں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں ہے۔ ایک خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں۔ جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی۔ خلیفۂ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی سیادت اور قیادت جماعت کو نصیب ہوگی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر ترقی کرتی ہیں۔

پس ہماری دعا ہونی چاہئے۔ آپ کی میرے لئے اور میری آپ کے لئے، آپ اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تقویٰ نصیب فرمائے۔ ایسا تقویٰ جو اس کی نظر میں قبولیت اور اس کی درگاہ میں مقبولیت کے قابل ہو اور میری ہمیشہ یہ دعا رہے گی کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا فرمائے کیونکہ بحیثیت آپ کے امام کے اور بحیثیت خلیفۃ المسیح کے مجھے جتنی زیادہ متقیوں کی جماعت نصیب ہوگی اتنی ہی زیادہ ہم (دین) کی عظیم الشان خدمت کرسکیں گے۔ احمدیت کو اتنی ہی زیادہ قوت نصیب ہوگی اتنی ہی زیادہ احمدیت کو عظمت نصیب ہوگی۔ محض اعداد کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ روحانی دنیا میں اعداد کے ساتھ فضیلتیں نہیں ناپی جاتیں۔ جب آنحضرت ﷺ کی بعثت ہوئی تو ساری دنیا کی کل قیمت ایک وجود یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقابل پر آپ کی جوتی کی خاک کے برابر بھی نہیں تھی۔ وہ ایک ہی وجود تھا جو اس دنیا میں خدا کا قائمقام تھا اور وہ ایک ہی وجود تھا جس کی خاطر ساری کائنات کو قربان کردیا جاتا تو عرش الٰہی میں ایک ذرا سا بھی ارتعاش پیدا نہ ہوتا۔

پس حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ہاں قیمت اقدار کی ہوا کرتی ہے، تعداد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور وہی تعداد باعث برکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خود بخود نصیب ہوجایا کرتی ہے۔ جب کسی قوم میں زندہ رہنے کے قابل قدریں پیدا ہوجائیں، جب تقویٰ کا معیار بلند ہوجائے تو اتنی عظیم الشان مقناطیسی قوت پیدا ہوجاتی ہے کہ باہر کی دنیا کی تعداد خود بخود کھنچی چلی آتی ہے اور تقویٰ والوں کے ساتھ آکر ہم آہنگ ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی تقدیر ظاہر ہوتی ہے اور عددی غلبہ بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ مگر اس عددی غلبہ کی قیمت، اس کی حیثیت محض یہ ہے کہ اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب ہو تو قدر کے لائق ہے اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

پس ہمیں دوسری دعا یہ بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ کی نظر میں ہم متقیوں کی وہ جماعت ہوں جن کے مقابل پر اللہ کی نظر میں دنیا کی ہر دوسری چیز قربان کئے جانے کے لائق ہو اور دنیا میں یہ ایک عظیم الشان معجزہ رونما ہو کہ متقیوں کی یہ جماعت جو ساری کائنات کی سردار مقرر کی گئی ہے، یہ ساری دنیا کی خادم بن کر، ان پر نچھاور ہوتے ہوئے، ان کے لئے قربانیاں کرتے ہوئے، ان کی بھلائی کیلئے دعائیں کرتے ہوئے ان کو اپنی ذات میں ضم کرتی چلی جائے۔

(خطبات طاہر جلد اول ص 23)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم مولانا عبدالکریم شرما صاحب (سابق مربی مشرقی افریقہ حال لندن) بقضائے الٰہی مورخہ 14 نومبر 2004ء لندن میں بعمر 81 سال وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ حضرت شیخ عبدالرب صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کی بڑی بہو اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم محقق کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ شادی سے قبل صدر لجنہ فیصل آباد اور بعد میں مشرقی افریقہ میں ٹبورا، دارالسلام، ممباسہ، جنجہ اور نیروبی جماعتوں کی صدر لجنہ رہیں۔ قیام ربوہ کے دوران محلہ دارالعلوم غربی کی صدر تھیں اور کچھ عرصہ سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ ربوہ کے طور پر بھی کام کیا۔ اور انگلستان آکر حلقہ انر پارک لندن کی صدر رہیں جہاں رہیں قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ التزام کیا اور بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کے نور سے منور کیا۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں آپ کا جنازہ مورخہ 19 نومبر 2004ء بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید مبارک احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ زوجہ مکرم سید مسعود احمد صاحب مرحوم دارالفتوح شرقی ربوہ ایک سال ہیپاٹائٹس C کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 21 نومبر 2004ء کو بعمر 67 سال وفات پاگئیں۔ اگلے روز مورخہ 22 نومبر ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز فجر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم خواجہ محمد اکرم صاحب نے دعا کروائی مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم حبیب اللہ شاد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کا نکاح مکرم محمد کامران اسلم صاحب ابن مکرم ملک محمد اسلم صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کے ساتھ مورخہ 15 نومبر 2004ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت الذکر دارالنصر شرقی ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ دلہن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم درویش قادیان کی نواسی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم شہزادا نور خان صاحب ابن مکرم صدیق احمد خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے حمزہ شاہ زیب خان کی آنکھوں کی بینائی کافی کمزور ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے میرے بیٹے کی نظر کی کمزوری کو دور فرمائے۔ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم صلاح الدین صاحب بابت ترکہ مکرم احمد شفیع قریشی صاحب)

مکرم صلاح الدین صاحب قریشی c/o مکرم اسماعیل عبدالماجد صاحب مکان 17/9 دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم احمد شفیع قریشی صاحب ولد محمد شفیع قریشی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 17/9 دارالصدر غربی ربوہ برقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ یہ حصہ ہم سب ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم صلاح الدین قریشی صاحب (بیٹا)
(2) مکرم شہاب الدین قریشی صاحب (بیٹا)
(3) مکرم غیاث الدین قریشی صاحب (بیٹا)
(4) مکرم نعیم الدین قریشی صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ ناصرہ اسحاق صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ نصرت قدوس صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت لندن اور تاریخ ساز کارنامے

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

26/اپریل 1984ء کو جنرل ضیاء الحق نے آرڈیننس XX جاری کیا اور رات کی خبروں میں اس کا اعلان ہوا۔ رات 10 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرکزی عہدیداروں کا ایک اجلاس بلایا۔ میری یادداشت کے مطابق اس اجلاس میں مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، مکرم سید میر مسعود احمد صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم سید عبدالحی صاحب اور خاکسار شامل تھے۔ اس بات پر ابتدائی مشورہ ہوا کہ اس آرڈیننس کے مدنظر جماعت کا آئندہ لائحہ عمل کیا ہو۔

اگلے روز باہر کی جماعتوں سے بھی بہت سے نمائندگان تشریف لے آئے اور مشورہ وسیع ہو گیا۔ مختلف کاموں کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئیں اور حضور رحمہ اللہ کی ہجرت کا فیصلہ بھی اسی دن ہوا۔ اس سے اگلے دن حضور رحمہ اللہ کی ہجرت کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔ حضور نے 29/اپریل کی صبح کو روانہ ہونا تھا۔ 28/اپریل کو ہجرت جیسے اہم قدم اور جماعت سے جدائی کی وجہ سے حضور رحمہ اللہ کی ایک کرب کی کیفیت تھی۔ جس کا اظہار ان ارشادات سے ہوتا ہے جو حضور نے روانگی سے ایک دن قبل 28/اپریل کو مختلف نمازوں کے بعد فرمائے۔ ان دنوں میں (بیت) مبارک میں ربوہ کے دوست کثرت سے تشریف لاتے تھے۔ چونکہ حضور نے یہ ارشادات بغیر کسی پیشگی پروگرام کے فرمائے تھے اس لئے اس وقت ان کو محکمانہ طور پر ریکارڈ نہیں کیا گیا، البتہ بعض دوستوں نے اپنے طور پر ان ارشادات کو نوٹ کر لیا تھا۔ ان دوستوں کی تحریر خاکسار کے پاس محفوظ ہے چونکہ وہ ارشادات ابھی تک، جہاں تک خاکسار کو علم ہے سلسلہ کے کسی اخبار یا رسالہ میں شائع نہیں ہوئے۔ اس لئے ان کو ذیل میں درج کر رہا ہوں۔ جہاں تک خاکسار کی یادداشت اور بعض دوسرے دوستوں کی یادداشت ہے۔ یہ کم وبیش حضور کے ہی الفاظ ہیں۔

☆ ......"صبر کریں، حوصلہ رکھیں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کو مانا ہے۔ ہم مشرک نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہم سے قربانیاں مانگی ہیں۔ ہم قربانی دیں گے۔ وہ جتنی قربانیاں مانگے گا ہم دیں گے، ہم دیں گے، ہم دیں گے۔ سب سے پہلے میں قربانی دوں گا، میں قربانی دوں گا، میں قربانی دوں گا"۔

☆ ......"میں نے آپ کو یہاں اس لئے نہیں بٹھایا کہ میں نے کوئی تقریر کرنی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھنے کے لئے بٹھایا ہے۔ میری آنکھیں آپ کو دیکھنے سے ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ میرے دل کو تسکین ملتی ہے۔ مجھے آپ سے پیار ہے، عشق ہے۔ خدا کی قسم کسی ماں کو بھی اس قدر پیار نہیں ہوسکتا"۔

☆ ......"میں آج آپ کو صبر کی تلقین کرنا چاہتا ہوں۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ کوئی بھی ایسی حرکت نہیں کرنی جو صبر کے معیار سے گری ہوئی ہو۔ صبر کا دامن صبر سے تھامے رکھنا ہے۔ صبر روحانیت میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ یہ اس صابر کی دعائیں ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کرتی ہیں۔ صبر کے سامنے سب طاقتیں ہیچ ہیں۔ کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے جماعت پر حرف آئے۔ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار گریہ وزاری ہے۔ اتنی گریہ وزاری کریں، اتنی گریہ وزاری کریں کہ آسمان کے کنگرے بھی ہل جائیں۔ قسم اٹھا کر میرے ساتھ وعدہ کریں جو حکم میں دوں گا اس کی اطاعت کریں گے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ جماعت روحانیت کے نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا غم کو خوشیوں میں تبدیل کر دے گا۔ آہیں اور سسکیاں خوشیوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ خدا کی قسم فتح ہماری ہے۔ آپ جیتیں گے، آپ جیتیں گے، آپ جیتیں گے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں آپ سچے ہیں، آپ سچے ہیں، آپ سچے ہیں۔ قوموں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم ان کی خفاظت کریں گے۔ صبر کرنے والے ہمیشہ غالب آتے ہیں اور بے صبرے ہمیشہ تباہ ہو جاتے ہیں"۔

ان ارشادات کو پیش کرنے کے ساتھ ایک بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ 28/اپریل 1984ء عشاء کی نماز آخری نماز تھی جو ہجرت سے قبل حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں (بیت) مبارک میں پڑھائی۔ قراءت کے دوران حضور نے قرآن مجید کی آیت کا یہ ٹکڑا قل رب ادخلنی اتنا بار بار اور اتنے الحاح اور رقت سے پڑھا کہ جن لوگوں کو ہجرت کے فیصلہ کا علم تھا انہوں نے محسوس کیا کہ حضور نے تو ہجرت کا اعلان ہی کر دیا ہے۔

ہجرت کے بعد لندن پہنچتے ہی کسی توقف کے بغیر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے منصوبہ بندی اور کام شروع کر دیا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضور رحمہ اللہ نے یورپین مراکز کے قیام کی تحریک کی تھی اور سب سے پہلے لندن کے مضافات ٹلفورڈ میں جماعتی مرکز خریدا گیا۔ جس کا نام اسلام آباد رکھا گیا۔ حضور نے دوستوں سے اس مرکز کے لئے نام پوچھے تھے۔ محترمہ سلمٰی مبارکہ صاحبہ نے اسلام آباد نام تجویز کیا تھا جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ یہیں جماعت UK کا جلسہ سالانہ 1985ء سے منعقد ہو رہا ہے۔

جہاں تک خاکسار کو یاد ہے۔ اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا قبضہ جماعت کو 10 ستمبر 1984ء کو ملا تھا۔ خاکسار اس وقت ربوہ میں ہی تھا۔ حضور رحمہ اللہ کو اس مرکز کی خرید کی اتنی خوشی ہوئی تھی کہ حضور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا تھا کہ اس خوشی میں مٹھائی بانٹی جائے۔ چنانچہ سب کوارٹرز تحریک جدید میں اس خوشی میں مٹھائی بانٹی گئی تھی۔ گیسٹ ہاؤس 41 بھی ان دنوں میں ہی خریدا گیا تھا۔

انگلستان کے مرکز کی خرید کے بعد پھر یورپین ممالک، کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا اور دوسرے ممالک میں مراکز کی تعمیر اور خرید کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو گیا جو فی ذاتہ ایک الگ مضمون کا متقاضی ہے۔

حضور رحمہ اللہ 29/اپریل 1984ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد بعض ایسے مشورے تھے جو پاکستان سے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے جانے تھے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مرکز سے کوئی نمائندہ یہ مشورے لے کر حضور کے پاس آئے۔ چنانچہ خاکسار کے جانے کا فیصلہ ہوا۔ حضور رحمہ اللہ کا منشاء تھا کہ خاکسار لندن میں دو ہفتے قیام کے بعد واپس آجائے گا لیکن عملاً خاکسار ایک سال سے زائد عرصہ وہاں رہا اور حتی الوسع خدمت کی توفیق پائی۔

خاکسار ستمبر 1984ء کے آخر میں گیا تھا۔ جاتے ہی حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں اپریل 1985ء میں جلسہ سالانہ منعقد کرنا ہے۔ افسر جلسہ سالانہ مقرر کرنے کے لئے کسی دوست کا نام تجویز کریں۔ چنانچہ UK کی مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا گیا اور مجلس عاملہ نے مشورہ دیا کہ مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب کو افسر جلسہ مقرر کیا جائے جس کو حضور رحمہ اللہ نے منظور فرمایا اور خاکسار کو حضور رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جلسہ کے کاموں کے بارے میں ان کی رہنمائی کریں اور جلسہ کے انتظامات کی نگرانی بھی کر لیں۔ جو حتی المقدور خاکسار کرتا رہا۔ ساتھ ہی حضور نے جلسہ کے معاً بعد انٹرنیشنل شوریٰ منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا جس کا انتظام خاکسار کے سپرد فرمایا۔

1984-85ء میں لندن میں خاکسار کے قیام کے دوران کا ایک اور واقعہ خاکسار کو کبھی نہیں بھولتا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (برادر حضرت شیخ محبوب عالم صاحب خالد مرحوم) تفسیر کبیر سے ایک اقتباس لے کر آئے اور مجھ سے کہا کہ میں جھجکتا ہوں، آپ یہ اقتباس حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ یہ اقتباس سورۃ انبیاء کی تفسیر کے اس حصہ سے متعلق ہے جہاں حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہے اور ان مصائب و مشکلات کا ذکر ہے جن میں وہ مبتلا رہے۔ علاوہ ازیں ان کی ہجرت کا ذکر ہے اور یہ کہ جس ملک میں وہ رہتے تھے اس کا بادشاہ ظالم تھا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر جلد 5 ص 549 تا 554)

اقتباس یوں ہے "ان دونوں (حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام۔ ناقل) کے بعد حضرت ایوب کا ذکر کیا گیا ہے جن کی ساری عمر مشکلات میں کٹ گئی تھی۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے لحاظ سے شاید حضرت علیؓ کو حضرت ایوب سے نسبت دی جا سکے اور مسیح موعود کے زمانہ کے لحاظ سے تو بہرحال یہ ایک پیشگوئی ہے جو وقت پر آپ ظاہر ہوگی۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم ص 549 مطبوعہ 1958ء)

چنانچہ جب یہ اقتباس خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا کہ ہاں میرے ذہن میں بھی یہ بات ہے۔ اس اقتباس کو رسالہ 'النصر' میں شائع کر دیں۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ان دنوں یہ اقتباس رسالہ 'النصر' میں شائع کروا دیا گیا تھا۔ النصر ایک ہفتہ وار رسالہ تھا جو الفضل کے بدل کے طور پر لندن سے حضور رحمہ اللہ کی ہجرت کے کچھ عرصہ بعد جاری کیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ جاری رہ کر بند ہو گیا تھا۔ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب اس کے ایڈیٹر تھے۔

احباب جانتے ہیں کہ خلافت رابعہ کا دور ایک مشکلات کا دور تھا۔ جس کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں مذکورہ بالا پیشگوئی فرمائی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کے سامنے اللہ تعالیٰ کے ایک صبور اور شکور بندے کی طرح سینہ سپر ہوئے اور جماعت کی کشتی کو ان مشکلات کے طوفان سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح و سالم باہر نکال لائے۔

اسی طرح خاکسار کے 1984-85ء میں لندن قیام کے دوران ایک دوست نے حضور رحمہ اللہ کو حضرت مصلح موعود کی ایک رویا لکھ کر بھجوائی جس کے

بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا۔ اس دوست نے حضور رحمہ اللہ کو لکھا کہ یہ رویا تو حضور رحمہ اللہ کی موجودہ ہجرت پر چسپاں ہوتی نظر آتی ہے۔ حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں بھی وہ خط اور رویا پڑھ لوں۔ نیز حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس رویا کے مطابق اس ابتلاء کے دور میں جماعت نے درمیانی راستہ ہی اختیار کیا ہے اور کسی انتہا پر نہیں گئی۔

خاکسار نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ رویا میں حضرت مصلح موعود وہ راستہ اختیار کرنے کا سوچ رہے تھے جس کا حضرت مسیح موعود کے الہام میں ذکر ہے اور پوچھا کہ وہ الہام کون سا ہے۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ الہام یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ ہے۔

پوری صورتحال کو سمجھنے کے لئے احباب جماعت کو مصلح موعود کے دعویٰ والے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے رویا کو دوبارہ پڑھنا چاہئے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ رویا صرف مصلح موعود کی پیشگوئی تک محدود نہیں بلکہ یہ رویا خلافت احمدیہ کے سفر پر حاوی ہے۔

1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کا اعلان فرمایا تھا، تو صد سالہ جوبلی منصوبہ کمیٹی مقرر فرمائی تھی۔ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب مرحوم اس کے صدر تھے۔ حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) اس کے ممبر تھے۔ خاکسار سیکرٹری تھا۔ اس منصوبہ کی کئی شقیں تھیں۔ جس شق پر منصوبہ بندی میں زیادہ مشکل پیش آئی تھی وہ شق نمبر 4 تھی۔ نوع انسانی کو (ملت) واحدہ بنانے کا کام اور کوئی ایسی صورت نہیں ابھرتی تھی جس پر پورا اطمینان ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں یہ چوتھی شق حسب ذیل ہے۔

''حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت کی بنیادی غرض غلبہ (-) تمام بنی نوع انسان کو نبی کریم ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اسے ہم نوع انسانی کو ملت واحدہ بنانے کا کام کہتے ہیں۔

الف: (ملت) واحدہ بنانے کے لئے حقیقی کوشش تو یہ ہے کہ سب بنی نوع انسان توحید خالص پر قائم ہو جائیں اور آنحضرت ﷺ کے عشق میں مست۔ مگر بعض چھوٹی تدابیر بھی کرنی ہوں گی جن میں سے بعض یہ ہیں۔

1۔ نیشنلزم اور انٹرنیشنلزم میں صحیح توازن کا قیام

2۔ اللہ کے حقیقی بندوں میں جو مختلف ممالک میں رہنے والے ہیں باہمی مودّت اور رابطہ پیدا کرنے کے لئے۔

(الف) ٹیلیکس

(ب) ورلڈ بلال ریڈیو ایمیچور (Amateur) کلبز

(ج) بین الاقوامی سطح پر قلمی دوستی

(د) براڈ کاسٹنگ سٹیشن

(ہ) مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ میں اقوام کے وفود کی شمولیت۔ رہائش کا انتظام اور ایک بڑی جلسہ گاہ بنانا۔

(و) تصاویر کا تبادلہ

اس کی راہ میں جو بڑی اندرونی روک ہے وہ تکفیر کی گرم بازاری ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش۔ پس اس سولہ سال (یعنی 1973ء تا 1989ء۔ ناقل) کے عرصہ میں ہم ...... کے تمام فرقوں کو بڑی شدت کے ساتھ، نہایت عاجزی کے ساتھ، بڑے پیار کے ساتھ، بڑی ہمدردی اور غم خواری کے ساتھ یہ پیغام دیتے رہیں گے کہ جن اصولوں میں ہم متحد ہیں۔ اس میں اتحاد عمل کرو اور ...... دنیا میں توحید خالص کو پھیلانے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت کو منوانے اور قرآن کریم کی شان کے اظہار کے لئے اکٹھے ہو کر کوشش کرو۔''

خاکسار کی رائے میں ہجرت کے بعد لندن جا کر جن امور کی طرف حضور نے خاص توجہ دی اور جن پر غیر معمولی محنت کی وہ ساری دنیا کو ملت واحدہ بنانے والے اقدامات تھے۔

اول اس بات کو جماعت کے ذہن نشین کروایا کہ جماعت کے لئے خلیفہ وقت کے خطبات سننا ضروری ہیں۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے خطبات جمعہ کی کیسٹس دنیا کے سارے ممالک کو بھجوانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ممالک کو کیسٹ پلیئرز خرید کر بھجوائے گئے۔ اسی طرح ممالک کو کیسٹ کاپیئرز مہیا کئے گئے تاکہ جب حضور رحمہ اللہ کی کیسٹ کسی ملک میں پہنچے فوراً اس کی کاپیاں کرکے اس ملک میں جماعتوں کو بھجوائی جائیں۔ پاکستان کی جماعتوں کے لئے بھی اسی قسم کا انتظام کیا گیا۔ خطبہ جمعہ کی کیسٹس کے ساتھ دعوت الی اللہ کی ضرورت کو پورا کرنے والی تقاریر اور سوال و جواب کی کیسٹس کو بھی اس طرح ساری دنیا میں پھیلانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ پھر حضور رحمہ اللہ کے خطبات اور مجالس کی مختلف زبانوں میں ترجمانی کا انتظام کیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی ویڈیو کیسٹس کی تیاری کا بھی وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا اور لندن میں ان دونوں کاموں کو انجام دینے کے لئے ٹیمیں مقرر کی گئیں۔

پھر حضور رحمہ اللہ نے جماعت کے لئے ریڈیو سٹیشن کے قیام کے لئے بھی لندن جاتے ہی کوشش شروع کر دی تھی لیکن ریڈیو سٹیشن کی Range تھوڑی تھی۔ ساری دنیا تک آواز پہنچانے کے لئے Relay Stations کا قیام ضروری تھا۔ اس لئے یہ پروگرام بھی کچھ عرصہ کے بعد بین الاقوامی ضروریات کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے Drop کر دیا گیا۔

ماریشس کی جماعت نے ٹیلیفون پر حضور رحمہ اللہ کا خطبہ سننے کا انتظام کرکے اس طرف توجہ پھیر دی کہ حضور رحمہ اللہ کے خطبات جماعتیں براہ راست سنیں اور رخ سیٹلائٹ کے نظام سے استفادہ کی طرف مڑ گیا اور MTA معرض وجود میں آیا۔ MTA کے ذریعہ جماعت اور جماعت سے باہر کے لوگ جو MTA کی نشریات سنتے ہیں بتدریج جماعتی سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہو رہے ہیں اور دنیا (ملت) واحدہ بننے کی طرف اپنا آخری قدم اٹھا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ملت واحدہ بنانے کے لئے مختلف وسائل اختیار کرنے کا جو منصوبہ بنایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عملی صورت دے کر دکھا دیا کہ MTA کا قدم دنیا کے (ملت) واحدہ بننے کے لئے بڑا اہم اور بنیادی ہے۔

اب ماشاءاللہ MTA کے قیام پر 10 سال گزر چکے ہیں اور MTA نے جماعت کے افراد کو خلیفہ وقت کے ساتھ اور آپس میں جوڑ دیا ہے۔ بیک وقت ساری دنیا میں خلیفہ وقت کے ارشادات پہنچنے کے نتیجہ میں جماعت ایک ہی طرح پر سوچنے اور عمل کرنے لگتی ہے اور خلیفہ وقت کی آواز پہنچنے اور اس پر عمل درآمد میں کوئی وقفہ یا دیر نہیں ہوتی۔ MTA نے جماعت کے اندر وحدت خیال اور وحدت عمل پیدا کرنے میں ایک زبردست کردار ادا کیا ہے۔ یہ کردار صرف اندرون جماعت تک محدود نہیں بلکہ بیرون جماعت تک ممتد ہے۔ مختلف ملکوں، مختلف قومیتوں کے لوگ، مختلف زبانیں جاننے والے بھی ہمارے پروگرام سنتے ہیں اور ان کی سوچیں بھی ہماری سوچوں سے ہم آہنگ ہو رہی ہیں۔ ملت واحدہ بننے کا عمل صرف اندرون جماعت ہی جاری نہیں۔ بیرون جماعت بھی جاری ہے اور حضور رحمہ اللہ کے خطابات اور بالخصوص سوال و جواب کی مجالس نے نیشنلزم اور انٹرنیشنلزم کے درمیان توازن قائم کرنے کے لئے بنیادی کردار ادا کیا۔

بچوں کے پروگرام کے ذریعہ بچے ایک لڑی میں منسلک ہو رہے ہیں۔ خواتین کے پروگراموں کے ذریعہ عورتوں کی سوچیں جماعتی نہج پر آ گئی ہیں۔ غرضیکہ ایک بین الاقوامی انقلاب ہے جو MTA کے ذریعہ برپا ہو رہا ہے۔

MTA حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔ ع

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ، اپریل 2004ء)

رحمتوں کا شجر

رنگ بکھرے ہوئے ہیں چمن در چمن
کون آیا کہ رقصاں ہیں برگ و سمن

اک ہوائے عطر بیز ایسی چلی
یوں معطر ہوئے جس سے سرو وسمن

دیکھو تازہ ہواؤں کے در کھل گئے
جس سے مہکی فضا کھل اٹھی انجمن

خوش نصیبی سے پھر ہم کو حاصل ہوا
ایک شیریں بیاں اور وقارِ سخن

ہے کڑی دھوپ میں سائباں کی طرح
رحمتوں کا شجر ہم پہ سایہ فگن

عبدالصمد قریشی

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

پاراکو کے بادشاہ۔ شاپارگی آدیکو بیوآلیدو

کنگ آف پاراکو، آپ کا پورا نام شاپارگی آدیکو بیوآلیدو Chapargui Adekou Bio Alidou۔ لفظ آلیدو خالد کا فرانسیسی مقامی تلفظ ہے۔ آپ کی پیدائش 1946ء ہے۔ آپ بینن کے شمال میں واقع شہر پاراکو کے بادشاہ تھے جن کے تحت 80 گاؤں کا علاقہ آتا تھا۔ اسی طرح آپ تمام بینن کے بادشاہوں کے صدر بھی تھے اور تاحیات اس کونسل کے صدر رہے بادشاہ چنے جانے سے قبل آپ نے کسٹم آفیسر کی حیثیت سے بینن میں کام کیا۔

آپ کا پہلا تعارف جماعت احمدیہ سے 2000ء میں مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کے ذریعہ ہوا جو اپنے ساتھ وفد میں مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب کو بھی لے کر گئے تھے کیونکہ یہ بادشاہ پہلے...... تھے اور نیک فطرت ہونے کی وجہ سے انہوں نے ہمارے وفد کی باتوں کو غور سے سنا اور وفد نے ان کو مزید لٹریچر بھی دیا تا کہ وہ اس کا مطالعہ کرسکیں اور دوبارہ ان سے رابطہ کرنے کو کہا مگر انہوں نے اپنی طبعی شرافت اور نیک طبیعت کی وجہ سے کہا کہ میں نے سارا پیغام سن لیا ہے جو میرے لئے فی الحال کافی ہے کہ میں بیعت کرلوں اس طرح مورخہ 7 اپریل 2000ء کو آپ نے بیعت فارم پر دستخط کئے اور حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اور ساتھ ہی جماعت کی کتب کا مطالعہ شروع کردیا۔

جولائی 2000ء میں آپ کو پہلی بار جماعتی وفد کے ہمراہ لندن جلسہ سالانہ پر شمولیت کی توفیق ملی جہاں آپ کی ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ہوئی اور اس ملاقات سے آپ کی طبیعت مزید جماعت احمدیہ کی طرف مائل ہوئی۔ اور احمدیت کے ساتھ تعلق مضبوط اور گہرا ہوا۔ اس جلسہ سالانہ لندن میں آپ کو عالمی بیعت میں شامل ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور اپنے آقا کے دست مبارک پر از خود بیعت کرنے کا موقع ملا۔ واپسی پر آپ کو اپنے شہر میں مخالفین کی کھلی کھلی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جنہوں نے آپ کو ہر طرح سے احمدیت سے الگ کرنے کی کوشش کی مگر آپ نڈر اور مستقل مزاج رہے اور ہر بار یہی کہا کہ جس سچائی کو میں نے پالیا ہے اس سے دوری ممکن نہیں۔ میں احمدی ہوں اور احمدی رہوں گا اور اسی پر میرا دم نکلے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آپ سے ایک حد تک اپنا تعلق بھی قطع کرلیا۔

جلسہ سالانہ 2000ء کی ایک اہم تاریخی بات یہ تھی کہ اس جلسہ میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو حضرت مسیح موعود کے الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کے مطابق حضرت اقدس کے بابرکت کپڑوں کا تحفہ عطا فرمایا۔ آپ کو حضور انور نے انگوٹھی کا تحفہ بھی عطا فرمایا۔ اس کپڑے کو آپ نے اپنے محل کے اندر ہمیشہ آویزاں رکھا اور انگوٹھی کو آخری وقت تک پہنے رکھا۔

2001ء میں آپ کو دوسری مرتبہ جرمنی کے تاریخی جلسہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ سفر پر روانگی سے قبل مخالفین دوبارہ آئے اور سنٹرل امام نے آپ کو بزعم خود سمجھانے کی کوشش کی مگر آپ نے کہا میں نے جو دیکھنا تھا دیکھ لیا ہے۔ اصل دین یہی ہے اور ایک دن آئے گا کہ آپ لوگ بھی اس میں شامل ہوں گے اس کے بعد مخالفین کی ریشہ دوانیاں اور بڑھ گئیں اور انہوں نے ذرائع ابلاغ میں اور ریڈیو پر آکر بادشاہ کی ہتک کرنے کی کوشش کی۔ اس کا جواب انہوں نے خود ریڈیو پر جا کر دیا اور فرمایا کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ میں احمدیت کو پاراکو میں لایا ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میں احمدی ہوں اور ایک وقت آئے گا کہ نہ صرف پاراکو میں بلکہ پورے بینن میں احمدیت کو پھیلاؤں گا کیونکہ یہی حقیقی دین ہے۔

اسی طرح 2002ء میں بھی آپ کو جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کو توفیق ملی اور عالمی بیعت میں بھی شامل ہوئے۔

2003ء میں خلافت خامسہ کے پہلے تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کو توفیق بھی ملی اور ایک بار پھر عالمی بیعت میں شامل ہو کر اپنے آقا سے تجدید بیعت کی توفیق ملی اور حضور انور سے ملاقات کے دوران آپ نے حضور انور کو بینن کی سرزمین کو شرف سعادت بخشنے کی درخواست بھی کی جو حضور انور نے از راہ شفقت قبول کرلی۔

گزشتہ دو سال سے آپ نے چندہ وقف جدید میں بھی شمولیت اختیار کی۔ آپ جماعت کی ہر طرح سے مدد کو تیار رہتے تھے۔ آپ نے صدر مملکت سے خود جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور امیر صاحب کی ملاقات کروائی۔ کئی وزراء کو خود دعوت الی اللہ کی اور انہیں جماعت کی خدمت اور جماعت سے ہر طرح تعاون کی اپیل کرتے رہے۔ جس کا جماعت کو ملکی روابط میں بہت فائدہ رہا۔ اپنے حلقہ میں آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے دعوت الی اللہ میں جماعت کو ہمیشہ آسانی رہی اور آپ ملکی سطح پر جماعت کو اپنے مشوروں سے نوازتے رہے اور کوئی موقع ایسا نہ آیا جس میں جماعت نے ان کی مدد مانگی اور انہوں نے سستی دکھائی ہو بلکہ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے بھی جماعت کی خاطر گئے اور جماعت کا تعارف کروایا۔

گزشتہ سال کے آخر پر آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوئی تو آپ اپنا نارمل علاج کرواتے رہے۔ ماہ اپریل 2004ء میں اپنے شہر کے بڑے ہسپتال میں علاج کی غرض سے گئے تو وہاں پر ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا مگر اس کے بعد بھی آپ کی طبیعت میں بہتری نہ آئی۔ حضور انور سے جب دعا کی درخواست کی گئی تو آپ نے از راہ شفقت علاج کے لئے فرانس بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اس پر آپ فرانس چلے گئے۔ مگر ڈاکٹرز نے تمام تشخیص کے بعد جگر کا کینسر تشخیص کیا اور بتایا کہ اس سٹیج پر اپریشن سے علاج ممکن نہیں صرف ادویات دے کر ان کی اس تکلیف کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اور انہیں واپس اپنے ملک بھجوا دیا جائے۔ اس طرح آپ واپس آگئے اور تقریباً 3 ہفتے بعد مورخہ 19 اکتوبر کو رات ساڑھے آٹھ بجے آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کو آپ کے روایتی قبرستان میں اسی رات سپرد خاک کردیا گیا۔

حضور انور نے لندن میں 16 نومبر کو آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم خالد اعجاز صاحب

میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اعجاز احمد صاحب مرحوم مورخہ 9 دسمبر 2003ء بعمر 82 سال اس جہان فانی سے رخصت ہوگئیں۔

آپ 1964ء میں خاکسار اور اپنی بیٹی خالدہ بیگم کے ہمراہ ہڈرزفیلڈ انگلستان پہنچیں۔ برادرم مکرم چوہدری منیر احمد صاحب، مکرم محمد اقبال اور والد صاحب پہلے ہی سے ہڈرزفیلڈ میں موجود تھے۔

انگلستان آنے سے قبل آپ کا تعلق اوکاڑہ اور قیام پاکستان سے پہلے تحصیل بنگہ ضلع جالندھر سے تھا آپ مورخہ 12 جون 1921ء کو مکرم برکت علی صاحب کے گھر پیدا ہوئیں اور اوائل عمری میں ہی ماں باپ کے سایہ شفقت سے محروم ہوگئیں۔ آپ اور دوسرے بہن بھائیوں کی پرورش آپ کے چچا حاجی محمد ابراہیم صاحب اور چچی رحیم بی بی صاحبہ جو آپ کی رشتہ میں خالہ بھی لگتی تھیں نے کی۔

آپ کی چچی رحیم بی بی صاحبہ کو خاندان میں سب سے پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی آپ کے چچا زاد بھائیوں میں چوہدری عبدالرحمن مرحوم، چوہدری عبدالرزاق مرحوم آف ملتان اور محمد شریف جنجوعہ آف لاہور ہیں۔

والدہ صاحبہ احمدیت کی سچی عاشق، خادمہ دین اور فدائی تھیں، آپ ہی کے حسن اخلاق اور دعاؤں ہی کا نتیجہ تھا کہ والد صاحب بھی 1950ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جب آپ انگلستان آئیں تو ہڈرزفیلڈ اور بریڈفورڈ کی جماعت کے احباب سے آپ کو ایک خاص محبت کا تعلق تھا آپ ہر کسی سے خالہ، بہن اور ماں کی طرح شفقت کرنے والا وجود تھیں اسی لئے وفات کے وقت ہر بڑا چھوٹا نہایت غمگین تھا۔

آپ ساری زندگی سلسلہ کی جانب سے کی جانے والی اکثر تحریکات پر لبیک کہتی رہیں، خلافت سے آپ کو ایک گونہ لگاؤ تھا۔ پہلی مرتبہ انگلستان آنے سے قبل آپ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا اور ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی انگلستان آمد پر خلافت کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ اکثر M.T.A کے ذریعہ خلیفہ وقت کا دیدار کرنے کا موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر بہت رنجیدہ اور ملول رہیں۔ خود بھی ساری زندگی خلفائے وقت کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کی نیز اپنی تمام اولاد کو اور خاندان کے افراد کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔

چونکہ پیدائش سے لے کر والدہ کی وفات تک خاکسار کو والدہ کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اس لئے والدہ سے بچھڑنے کا غم بھی خاکسار کے لئے ایک علیحدہ رنگ رکھتا ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور دوسرے بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ہماری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

کہ دوسری اقوام کی ممبرات کا تناسب بڑھ رہا ہے۔ لجنہ کے پاس ہر سہولت ہے۔ بہترین مخلص اور مستعد عملہ ہے۔ کوئی مالی مسئلہ نہیں مرکز کی طرف سے ہر سال ایک سرکلر جاری کیا جاتا ہے، جس میں نمایاں کام کرنے والی لجنات کا ذکر ہوتا ہے۔ 2003ء اگست میں جو سرکلر جاری ہوا۔ اس میں لجنہ فرانس کا تذکرہ کچھ اس طرح سے ہے۔

لجنہ فرانس بفضل تعالیٰ ہر شعبہ میں ایک مستعد لجنہ ہے۔ لجنہ کے ہر پروگرام کا مرکزی نقطہ............ پیغام کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔............

ہم تہہ دل سے خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ کس کسمپرسی اور بے سروسامانی کی حالت میں یہ سفر شروع ہوا تھا اور اب کا دور کیسا شاندار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے اور ہماری تنظیم حقیقت میں اللہ کی کنیزوں کی تنظیم بن جائے۔ اللھم آمین

ترقی کی راہوں پہ رکھو قدم
بلندی پہ لے جاؤ اپنا علم
نئے ولولے سے نئی بات ہو
تو پائیں گے تب اصل مقصد کو ہم
ستارے ہو لجنہ کے تم جگمگاؤ
قدم ساتھ ہادی کے آگے بڑھاؤ

(النصر فرانس۔ ستمبر 2003ء)

خالدہ قادر صاحبہ

لجنہ اماء اللہ فرانس کی مختصر تاریخ

آج سے 80 سال پہلے حضرت مصلح موعود نے فرانس کا دورہ فرمایا تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا تھا کہ اگر 50 فی صد عورتوں کی تربیت اعلیٰ ہو اور وہ تربیت یافتہ ہوں تو ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن جائے۔ عورتوں کی دینی ترقی کے لئے حضرت مصلح موعود نے 25 دسمبر 1922ء کو احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی تھی۔ لجنہ کی ابتدائی ممبرات کی تعداد 14 تھی اور یہی ممبرات روز بروز بلند ہونے والی اس عظیم الشان تنظیم کی بنیادیں ہیں۔ تنظیم کے قیام کا مقصد یہی تھا کہ خواتین دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تحریر و تقریر کی استعداد اور تربیت کے اسلوب سے بھی بہرہ ور ہوں۔ حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے اور عورتوں کی تعلیم اور ان کی اصلاح کا خیال رکھا جائے۔

آج دنیا کے بہت سے ممالک میں لجنہ کی تنظیم قائم ہے اور اس نے ترقی کی منازل تیزی سے طے کی ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے احمدی خواتین بھی مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کرتی رہی ہیں۔

یورپ کے مشہور ملک فرانس میں اسلام کا نام پہلی 710ء میں پہنچا۔ یہ وہ دور تھا جب طارق بن زیادہ جیسا عظیم جرنیل سپین میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہو چکا تھا۔ فرانس میں 1924ء میں حضرت مصلح موعود اپنے خدام کے ساتھ تشریف لائے۔ اور یہاں دعوت الی اللہ کا جائزہ لیا۔ حضور کے ارشاد کے مطابق 1946ء میں محترم ملک عطاء الرحمٰن صاحب پیرس پہنچے اور فرانس کی سنگلاخ زمین میں سوا پانچ سال تک کلمہ حق بلند کرنے کی توفیق پائی۔

تاریخ لجنہ فرانس میں یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ فرانس میں پہلی روح جسے قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی وہ ایک تعلیم یافتہ خاتون مادام مارگریٹ دومانی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ان کا نام عائشہ رکھا۔

گو کہ 1951ء تک فرانس میں احمدیت کا پودا لگ چکا تھا۔ مگر باقاعدہ طور پر 1981ء میں جماعت رجسٹرڈ ہوئی۔ دس بارہ احمدی خاندان تھے۔ مرد و خواتین کے اجلاس محترم حمید الرحمان صاحب کے گھر ہوتے تھے۔ فرانس میں لجنہ کا باقاعدہ قیام 82-1981ء میں عمل میں آیا۔ محترمہ مسز قمر ناز صاحبہ کو پہلی سربراہ ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ پیرس کی لجنہ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور ممبرات کی تعداد 12 تھی۔

1983ء میں لجنہ کی ایک شاخ لیل میں قائم ہوئی۔ جس کی صدر محترمہ مسز نسیم دلانوا صاحبہ تھیں ممبرات کی تعداد 5 تھی۔

خلافت رابعہ کے مبارک دور میں فرانس میں باقاعدہ جماعتی مرکز کے قیام اور جماعت کے استحکام کے سلسلہ میں غیر معمولی کوشش ہوئی۔ 1985ء میں مشن ہاؤس کی عمارت خریدی گئی۔ اور جماعت کو اپنی سرگرمیوں کے لئے ایک مستقل جگہ مل گئی۔ 1985ء میں مسز قمر ناز صاحبہ نقل مکانی کر کے پاکستان چلی گئیں۔ تب مسز مریم بشیر اعوان صاحبہ کو سربراہ مقرر کیا گیا۔ جنرل سیکرٹری محترمہ مسز منصورہ ملک صاحبہ کو مقررہ کیا گیا۔ چند شعبے جیسے شعبہ مال، شعبہ ناصرات، شعبہ تعلیم و تربیت، اور شعبہ ضیافت وخدمت خلق قائم کئے گئے۔

لجنہ کے اجلاس مشن ہاؤس کے ایک تاریک اور چھوٹے سے حصہ میں ہوتے رہے مگر سالانہ اجتماع اور دیگر تقریبات کے لئے قدرے تسلی بخش جگہ مل جاتی۔ مشن ہاؤس کی عمارت قدیم اور بوسیدہ تھی تعمیر و مرمت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب لجنہ کی تعداد بڑھ گئی تو گزشتہ جگہ کم پڑنے لگی۔ تب نیچے کا تہہ خانہ تھوڑا بہت مرمت کر کے لجنہ کو دے دیا گیا۔ یہ تہہ خانہ عرصہ تک لجنہ کی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا۔

لجنہ اماء اللہ فرانس کا پہلا سالانہ اجتماع 1986ء میں محترمہ مسز مریم بشیر صاحبہ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں لجنہ لیل کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس اجتماع میں 25 ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔

1988ء میں محترمہ منصورہ ملک کو منتخب کیا گیا۔ یہ الیکشن محترم احمد یداللہ بھٹو صاحب (امیر و مشنری) کے زیر نگرانی ہوئے۔ اس وقت تک لجنہ کی تعداد کافی بڑھ چکی تھی، ضرورت کے پیش نظر بہت سے نئے شعبہ جات کا قیام عمل میں آیا اور ہر شعبہ کی سیکرٹری مقرر کی گئی۔ صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سے رابطہ کیا گیا۔ اور کام کے سلسلہ میں ان سے رہنمائی حاصل کی گئی۔

1982ء سے 2003ء تک مندرجہ ذیل خواتین نے لجنہ فرانس کی قیادت سرانجام دی۔

1۔ 1982ء تا 1985ء محترمہ مسز قمر ناز صاحبہ
2۔ 1985ء تا 1988ء محترمہ مسز مریم بشیر اعوان صاحبہ
3۔ 1988ء تا 1991ء محترمہ مسز منصورہ مالک صاحبہ
4۔ 1991ء تا 1994ء محترمہ مسز نذیراں فاروق صاحبہ
5۔ 1994ء تا 1997ء محترمہ مسز نصرت البرٹ صاحبہ
6۔ 1997ء تا 2003ء محترمہ مسز نسیم دلانوا صاحبہ۔

اس تمام عرصہ میں بفضل تعالیٰ لجنہ فرانس ترقی کی منازل طے کرتی رہی۔ ہر ایک نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ لجنہ کی کارکردگی مختصراً درج ذیل ہے۔

☆1989ء صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر جو پروگرام جماعت احمدیہ فرانس نے پیش کئے اس میں لجنہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ لجنہ کے پروگراموں کی رپورٹ الفضل میں شائع ہوئی۔ سالانہ اجتماعات اور دیگر اہم پروگرامز کی رپورٹس مصباح اور الفضل میں شائع ہوتی رہیں۔

☆ تمام شعبہ جات قائم کئے گئے۔ ہر شعبہ کی سیکرٹری کو کام کے بارے میں ہدایات دی گئیں۔ رپورٹ لکھنے کا طریقہ سکھایا گیا۔ انہیں پابند کیا گیا کہ ہر ماہ اپنے شعبہ کے کام کی رپورٹ دیں۔ ماہانہ کارکردگی کی رپورٹس مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں اور فرانس میں بھی ان کا ریکارڈ رکھا گیا۔

☆ اس وقت فرانس میں لجنہ کی سات شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ بیرون از پیرس لجنہ کی شاخوں کو پابند کیا گیا کہ وہ اپنی ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ مرکزی لجنہ پیرس کو بھجوائیں۔

☆ سالانہ تقریبات کے مواقع پر باقاعدہ لجنہ بیرون از پیرس کو مدعو کیا گیا۔

☆ صدارت لجنہ پیرس نے وقتاً فوقتاً اپنے گروپ کے ساتھ باہر کی جماعتوں کے دورے بھی کئے۔ ان کی تقریبات میں شرکت کی۔

☆تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں پروگرام بنائے گئے۔ تربیتی کلاسز لگانے کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ نصاب مرتب کر کے بیرونی لجنہ کو بھی بھجوایا گیا۔ پھر امتحانات لئے گئے۔ مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ مقصد یہ تھا کہ لجنہ کو زیادہ سے زیادہ دینی علوم سے روشناس کروایا جائے۔

☆شروع میں ایک ماہ میں ایک دفعہ اجلاس ہوتا تھا۔ بعد میں ایک ماہ میں دو اجلاس ہونے لگے پھر ہر ماہ کے دوران ایک دن تعلیمی و تربیتی کلاس کے لئے مقرر کیا گیا۔

☆لجنہ میں ادبی ذوق پیدا کرنے اور اردو لٹریچر کی کمی پوری کرنے لئے لجنہ نے اپنی کوششوں سے ایک لائبریری قائم کی۔ شروع میں بہت مشکلات پیش آئیں مگر اب بفضل تعالیٰ ایک اچھی لائبریری میں نمائش وفروخت کے لئے نہ صرف سلسلہ کا لٹریچر موجود ہے بلکہ اردو زبان سکھانے کے لئے امدادی کتب اور لغات بھی موجود ہیں۔ کچھ انگلش، فرنچ اور عربی زبان کی کتب ہیں۔

ماہانہ اجلاسوں اور تربیتی کلاسز کے علاوہ لجنہ ہر سال اپنی سالانہ تقریبات بھی منعقد کرواتی رہی جس میں سالانہ اجتماعات اور تمام جلسہ جات شامل ہیں۔ عاملہ کے اجلاس بھی ہوتے رہے۔ ناصرات الاحمدیہ فرانس کے سالانہ اجتماعات پہلے لجنہ کے اجتماع کے ساتھ تھے بعد میں ضرورت کے پیش نظر ناصرات کے الگ اجتماع کروائے جانے لگے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے خصوصی کاوشیں کی گئیں لجنہ کی ضرورت اور سہولت کے پیش نظر بہت سی چیزیں وقتاً فوقتاً خریدی جاتی رہی ہیں جب لجنہ کو اپنی سرگرمیوں کے لئے ایک خوبصورت ہال مل گیا تو اس کی تزئین و آرائش بھی کی گئی۔ خریداری کے لئے کچھ رقم تو سٹالز اور مینا بازار لگا کر جمع کی گئی۔ بعد میں جب بجٹ ملنے لگا تو اور بھی آسانی پیدا ہو گئی۔

☆چند سال قبل فرانس میں ایم،ٹی،اے کا شعبہ قائم ہوا۔ اس شعبہ کی ترقی کے لئے لجنہ نے اہم اور بنیادی کردار ادا کیا۔ اس وقت تک 240 کے قریب پروگرام ریکارڈ کئے جا چکے ہیں۔

☆دعوت الی اللہ کے کام کے سلسلہ میں بھی لجنہ مردوں سے پیچھے نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں جامع پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ رابطے، سوال و جواب کی مجالس، دورہ جات، نو مبائعین کی تربیت اور ہر پہلو پر تسلی بخش کام ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 2003ء میں لجنہ کی کوششوں سے خدا نے 41 بیعتیں عطا فرمائی ہیں۔

☆ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ فرانس بہت مخلص اور فعال ہے۔ پروگرامز میں ہمیشہ حاضری تسلی بخش ہوتی ہے۔ تمام چندہ جات ادا کئے جاتے ہیں، چندہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں سستی یا غفلت کرنے والوں کو بروقت توجہ دلائی جاتی ہے۔

☆لجنہ کی تمام سرگرمیوں کی رپورٹس مرکز میں بھجوائی جاتی ہیں۔ وہاں سے حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ بسا اوقات مرکز سے تعریفی خطوط بھی ملتے ہیں۔ جو لجنہ کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ بیرون ممالک سے تشریف لانے والے لجنہ و ناصرات کے گروپس بھی کئی کئی روز تک لجنہ کی زیر نگرانی مشن ہاؤس قیام کرتے ہیں۔ ان کے آرام و دیگر ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے، اور وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہوتے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اب لجنہ فرانس کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ خوشکن پہلو یہ ہے

باقی صفحہ 5 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر **39703** میں رامیہ چوہدری بنت نصیر احمد چوہدری قوم لنگاہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/49 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رامیہ چوہدری گواہ شدنمبر 1 اللہ بخش صادق وصیت نمبر 15935 گواہ شدنمبر 2 احمد علی وصیت نمبر 17350

مسل نمبر **39704** میں شاہدہ پروین زوجہ طارق محمود قوم مغل پیشہ ٹیچر عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زیور 10 تولے مالیت -/65000 روپے۔ 2۔ پلاٹ واقع تحصیل روڈ ننکانہ صاحب رقبہ ساڑھے تین مرلہ مالیت -/100000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شاہدہ پروین گواہ شدنمبر 1 قاضی بشیرالدین ولد خیرالدین ننکانہ صاحب شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 شکیل احمد قمر مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ شیخوپورہ

مسل نمبر **39705** میں آمنہ طلعت بنت مرزا محمد اسحاق قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت..........مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آمنہ طلعت گواہ شدنمبر 1 قاضی بشیرالدین ولد خیرالدین محلّہ کیارا ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 شکیل احمد قمر مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر **39706** میں مرزا مسعود احمد ولد مرزا محمد اسحاق قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مرزا مسعود احمد گواہ شدنمبر 1 قاضی بشیرالدین ولد خیرالدین محلّہ کیارا ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 شکیل احمد مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر **39707** میں امتہ الرشید کرن بنت رشید احمد قمر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الرشید کرن گواہ شدنمبر 1 نعمان احمد مبشر ولد رشید احمد قمر کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 شکیل احمد قمر مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب شیخوپورہ

مسل نمبر **39708** میں راشدہ یوسف بنت محمد یوسف قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راشدہ یوسف گواہ شدنمبر 1 محمد زعیم انصار اللہ ولد اللہ دتہ مدینہ کالونی نزد مسجد قباء گلی نمبر 2 ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 کامران یوسف وصیت نمبر 32994

مسل نمبر **39709** میں عمر وقاص ولد ملک ریاض احمد قوم ہرل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عمر وقاص گواہ شدنمبر 1 نعیم احمد شہزاد ولد رشید احمد قمر کوچہ احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 شکیل احمد قمر مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر **39710** میں طاہر علی ولد علی اکبر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4 چک بھگوان پورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر علی گواہ شدنمبر 1 علی اکبر ولد محمد طفیل 4 چک بھگوان پورہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شدنمبر 2 شکیل احمد مربی سلسلہ ولد مرزا بشیر احمد کوچہ احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر **39711** میں چوہدری ناصر احمد بسراء ولد چوہدری غلام رسول قوم جٹ پیشہ وکالت عمر 60 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ رسول پورہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی تعدادی تقریباً 28 ایکڑ مالیتی تقریباً -/7000000 روپے۔ 2۔ تین عدد پلاٹس مالیتی تقریباً -/1800000 روپے۔ 3۔ ایک عدد رہائشی مکان مالیتی تقریباً -/1000000 روپے۔ 4۔ نقد رقم تقریباً -/1000000 روپے۔ 5۔ کار ایک عدد مالیتی تقریباً -/300000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/120000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری ناصر احمد بسراء گواہ شدنمبر 1 محمد فاروق بٹ ولد عبدالرشید محلّہ جیلانی کالونی نارووال ضلع نارووال گواہ شدنمبر 2 محمد امجد ولد محمد انور محلّہ ابوبکر پورہ ضلع نارووال

مسل نمبر **39712** میں مقصود احمد شاہد ولد سردار احمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہدری چاہئینہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ 14 کنال آباد زمین واقع چوہدری چاہئینہ مالیتی -/210000 روپے۔2۔ 40 کنال غیر آباد زمین واقع میادی ڈوگر ضلع نارووال مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ ایک عدد گائے مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد شاہد گواہ شدنمبر 1 مصباح الدین محمود مربی سلسلہ ولد شریف احمد راجوری وصیت نمبر 34771 گواہ شدنمبر 2 تنویر احمد مربی سلسلہ ولد عبدالرشید چک 93/6-R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر

مسل نمبر **39713** میں کاشف اسلم ولد ملک محمد اسلم قوم ملک راجپوت پیشہ تجارت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/37۔ 6 عبداللہ جان لائین قائد آباد ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ایک عدد دوکان واقع فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ اس کی کل مالیت -/1500000 روپے مشترکہ والدین بھائی بہن وغیرہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد کاشف اسلم گواہ شدنمبر 1 منصور احمد گھمن مربی سلسلہ وصیت نمبر 31841 گواہ شدنمبر 2 طارق محمود چیمہ وصیت نمبر 34142

مسل نمبر **39714** میں مصباح نذیر بنت نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیر محمد روڈ کوئٹہ ضلع بلوچستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-7-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیت -/14900 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مصباح نذیر گواہ شدنمبر 1 رفعت احمد وصیت نمبر 26253 گواہ شد نمبر 2 رفاقت احمد وصیت نمبر 26002

مسل نمبر **39715** میں محمد اسماعیل دانش ولد ملک عبدالمالک قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1-15-2 ڈاکٹر بانو روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اسماعیل دانش گواہ شدنمبر 1 رفعت احمد وصیت نمبر 26253 گواہ شدنمبر 2 رفاقت احمد وصیت نمبر 26002

سردی کا علاج

معجون فلاسفہ

تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 04524-212434 فیکس: 213966

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر الدین صاحب دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم محمد ظہیر الدین صاحب ابن مکرم ماسٹر قطب الدین صاحب مرحوم 13/نومبر 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب اوکاڑہ کے داماد، مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ اور مکرم محمد اظہر صاحب بھٹی صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا کے سسر تھے۔ آپ جی۔ٹی۔ایس بکسٹال لاہور کے حوالے سے معروف تھے۔ مورخہ 15/نومبر 2004ء کو بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار میں مکرم قیصر محمود صاحب قریشی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب طاہر صدر محلہ دارالبرکات نے دعا کرائی۔ آپ نے سوگواران میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بازیافتہ نقدی

دفتر صدر عمومی میں کچھ بازیافتہ نقدی جمع کروائی گئی ہے جن صاحب کی یہ نقدی ہو دفتر سے رابطہ کر لیں۔
(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی حلقہ منعم تحریر کرتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی انوارالحق خان صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالنصر غربی حلقہ منعم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ روبصحت ہو رہے ہیں۔ کبھی کبھی بخار ہو جاتا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورس

خدام الاحمدیہ پاکستان

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خواتین ~~حضرات اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا~~ دیں۔ داخلہ فارم ایوان محمود سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ کمپیوٹر پروفیشنل سرٹیفکیٹ کورس

☆ بنیادی تعارف، اردو، انگریزی ٹائپنگ، آپریٹنگ سسٹم

☆ مائیکروسافٹ آفس (ورڈ، ایکسل، پاور پوائنٹ)

☆ انٹرنیٹ

☆ کمپوزنگ، ڈیزائننگ (ان پیج، کورل ڈرا)

☆ ہارڈ ویئر کا تعارف اور مشکلات کا حل

☆ دورانیہ 3 ماہ

☆ کورس فیس -/3000 روپے

(انچارج کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خبریں

مسئلہ کشمیر کیلئے 15 آپشنز صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے 15 مختلف آپشنز پر بات ہو سکتی ہے۔ لیکن کشمیریوں کی رضامندی ضروری ہے۔ انہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

وردی پر حتمی فیصلہ لندن میں برطانوی اخبار ٹیلی گراف کو انٹرویو دیتے ہوئے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ وردی پر حتمی فیصلہ 31 دسمبر تک کروں گا۔ ملک جمہوریت سے زیادہ اہم ہے مستقبل قریب میں سویلین سربراہ کے طور پر آنے کا ارادہ نہیں۔ پاکستان میں انتہا پسندوں کی اقلیت اعتدال پسندوں پر حاوی ہے۔ ہمیں اس میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ ہم پہاڑوں میں دہشت گردوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ملک میں تبدیلی لانے کے لئے میرا وردی میں رہنا ضروری ہے۔ پاکستان کو ایڈ نہیں ٹریڈ کی ضرورت ہے۔

لندن میں پاکستانیوں سے مشرف کا خطاب صدر جنرل پرویز مشرف نے لندن میں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک معتدل ملک ہے اور بعض مذہبی شدت پسند تنظیمیں ہمیں کئی صدیاں پیچھے لے جانا چاہتی ہیں۔ میں کسی سے کم مسلمان نہیں۔ مذہبی جنونی چاہتے ہیں کہ میں چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دوں۔ کیا میں سب غریبوں کے ہاتھ کاٹ دوں۔ اور قوم کو ''ٹنڈا'' بنا دوں۔ مساجد میں مولوی حضرات دوسرے فرقوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ یہ بدعت ختم ہونی چاہئے۔ بچوں کو صرف خطیب اور مولوی بنا دینا ہماری قومی ضرورت نہیں۔ انہیں جدید مضامین پڑھانے چاہئیں مجھے افسوس ہے کہ ہمارے ہاں کتابوں کی دوکانوں پر متنازعہ اور دل آزار لٹریچر دستیاب ہے۔ لوگوں کو واجب القتل قرار دینے کے فتوؤں پر مشتمل مواد بکثرت مارکیٹ میں موجود ہے۔ یہ بدعملی ختم ہونی چاہئے۔ حکومت فرقہ وارانہ اور مذہبی منافرت پھیلانے والے لٹریچر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

پاکستان بھارت دوستی بھارتی وزیراعظم من موہن سنگھ نے چوہدری پرویز الٰہی کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کے دورے کو دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان فروغ پذیر تعلقات کا آئینہ دار قرار دیا۔ اور کہا کہ پاک بھارت مستحکم دوستی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ چوہدری پرویز الٰہی وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا کہ لاہور امرتسر بس سروس پر پاکستان کو کوئی اعتراض نہیں۔

برطانیہ نے معافی مانگ لی صدر جنرل پرویز مشرف کے دورہ برطانیہ کے موقع پر ان کی حفاظت کے لئے تیار کئے گئے خفیہ سیکورٹی پلان کی فائل لندن کی ایک سڑک سے ملنے کے انکشاف پر حکومت پاکستان نے برطانیہ سے شدید احتجاج کیا جس پر برطانوی حکومت نے معافی مانگ لی۔

عراق میں بم دھماکے عراق میں جنگجوؤں کے حملوں کے نتیجہ میں 6 امریکی فوجی اور تین نیشنل گارڈ ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے بغداد میں ایک سرکاری اہلکار کو گولی مار دی گئی۔

خوست میں 15 فوجی ہلاک سینکڑوں طالبان نے پاکستانی صوبہ خوست میں ایک افغان چیک پوسٹ پر حملہ کر کے کم از کم۔ افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور 6 گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:01
وقت عصر	3:35
غروب آفتاب	5:07
وقت عشاء	6:33

معیار اور اعتماد کا نام
بیسٹ وے سوئٹس اینڈ بیکرز
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

مکان برائے فروخت
14/18 دارالصدر شرقی ب عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
بالمقابل ڈیجیٹل ایکسچینج ربوہ قریباً پانچ مرلے
برائے رابطہ فون نمبر: 211667-213749
عبدالرب خان 18/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الاحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
04524-214681
04524-214228-213051

C.P.L 29